۱۹؍ مئی ۱۹۱۱ء

پہلا خطبہ بعد علالت

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (الحشر:۱۹)

اور پھر فرمایا:۔

چھ مہینے گزر گئے ہیں۔ چھ ماہ کے بعد ساتواں شروع ہے جو مجھے پھر یہ موقع ملا ہے۔ ان چھ ماہ میں میں نے خوب تجربہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی کسی کے کام نہیں آتا۔ میرے دوستوں نے میرے لئے زور لگائے، محنتیں اور خدمتیں کی ہیں۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ زخم ہے۔ (ہاتھ لگا کر دکھایا۔ ایڈیٹر) بارہا آواز آئی کہ اب دو دن میں اچھا ہو جائے گا۔ چار دن میں یا چھ دن میں اچھا ہو جاوے گا مگر چلتا ہی ہے۔ میں نے بہت ہی غور کیا ہے۔ خدا کے فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ میں اپنے یقین اور تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اللہ کو اپنا بناؤ۔ جب وہ ہمارا ہو جائے گا تو

سب ہمارا ہی ہے۔ اور وہ تقویٰ اور صرف تقویٰ سے اپنا بنتا ہے۔ اس لئے اگر چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا ہو جاوے تو تم تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ایسی دولت ہے کہ اس سے بڑی بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔ ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ ہو اور وہ عظیم الشان ہو۔ متقی کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ (البقرة:۱۹۵)۔ پس اللہ کی معیت سے بڑھ کر اور کیا چاہئے؟ پھر ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ کوئی عظیم الشان اس سے محبت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ متقی سے آپ محبت کرتا ہے جیسا کہ فرمایا یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ (ال عمران:۷۷)۔ جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاوے اسے کسی اور کی حاجت کیا؟

پھر ہر شخص کو ضرورت ہے کہ اسے رزق ملے اور وہ کھانے پینے' دوا' علاج اور تیماردار' غرض بہت سی ضروریات کا محتاج ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ متقی کو بشارت دیتا ہے یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق:۴) متقی کو ایسے طریق پر رزق ملتا ہے جو اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ پھر انسان مشکلات میں پھنستا ہے اور ان سے نجات اور رہائی چاہتا ہے۔ متقی کو ایسی مشکلات سے وہ آپ نجات دیتا ہے یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (الطلاق:۳) ہر قسم کی تنگی سے وہ آپ نجات دیتا ہے۔ یہ متقی کی شان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ متقی کو آپ پڑھا دیتا ہے۔ اگرچہ ہمارے ایک دوست ان معنوں کو پسند نہیں کرتے مگر میں نے غور کیا ہے تو یہ بالکل درست ہے وَ اتَّقُوا اللّٰہَ وَ یُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ (البقرة:۲۸۳)۔ پھر ہر قسم کے دکھوں کو سکھوں سے تقویٰ ہی بدل دیتا ہے یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا (الطلاق:۵)۔ پھر جب متقی انسان ان ثمرات کو پاتا ہے تو میرے دوستو! سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔ رزق کے لئے' تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو۔ سکھ کی ضرورت ہے تقویٰ کرو۔ محبت چاہتے ہو تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو۔ تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے۔ وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ علوم صحیحہ اسی کے ذریعہ ملتے ہیں۔

میں نے اس بیماری میں بڑے تجربے کئے ہیں اور ان سب تجربوں کے بعد کہتا ہوں۔ اللہ کے ہو جاؤ۔ اللہ کے سوا کوئی کسی کا نہیں۔ یہ میری وصیت ہے۔

پس تقویٰ کرو۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ مومن کو چاہئے کہ جو کام کرے اس کے انجام کو پہلے سوچ لے کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ انسان غضب کے وقت قتل کر دینا چاہتا ہے۔ گالی نکالتا ہے مگر وہ سوچے کہ اس کا انجام کیا ہو گا؟ اس اصل کو مدنظر رکھے تو تقویٰ کے طریق پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی۔ نتائج کا خیال کیونکر پیدا ہو۔ اس لئے اس بات پر ایمان رکھے کہ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ جو کام

تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ انسان اگر یہ یقین کرلے کہ کوئی خبیر علیم بادشاہ ہے جو ہر قسم کی بدکاری' دغا' فریب' سستی' اور کاہلی کو دیکھتا ہے اور اس کا بدلہ دے گا تو وہ بچ سکتا ہے۔ ایسا ایمان پیدا کرو۔ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے فرائض' نوکری' حرفہ" مزدوری وغیرہ میں سستی کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے رزق حلال نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ کی توفیق دے۔ اب میں اس سے زیادہ کھڑا نہیں ہو سکتا۔

دوسرے خطبہ میں مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا کے متعلق فرمایا کہ انسان کو دکھ اور مصیبتیں آتی ہیں' اس کی اپنی ہی خطاؤں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

(الحکم جلد ۱۵ نمبر ۱۹' ۲۰----۲۱' ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۲۵-۲۶)

☆---☆---☆---☆